بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللهِ وَالحَمْدُ للهِ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ ، أَمَّا بَعْد:

211. رمضان جنت کامہینہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝١٨٣﴾ (البقرہ:183)

اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، وَفِيهِ لَيْلَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ"

آج کے خطبے کا موضوع ہے: **"رمضان جنت کامہینہ ہے"**۔

ماہ رمضان ایک عظیم مہینہ ہے پورے سال میں سے ایک ایسامہینہ ہے جس کی برکتیں اتنی زیادہ ہیں رحمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے! رمضان کا جنت سے کیا تعلق ہے اور جنت کا مہینہ کیسے ہے؟ اور اس دنیا میں کوئی جنت کے مہینے یادن بھی ہوا کرتے ہیں کیا؟ اللہ تعالی کی عظیم جنت صرف اور صرف عظیم لوگوں کے لیے ہے اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے لیے ہے تو اس کا رمضان سے تعلق کیا ہے؟ یا کسی خاص وقت یا دن یا مہینے سے کیا ہے؟ اور پھر ماہِ رمضان ہی کیوں اور بھی تو بہتر اوقات ہیں؟

یادرکھیں اللہ تعالی نے ہمیں جانتے ہیں دنیا میں کیوں پیدا کیا ہے؟ حقیقتاً ہم اس جگہ کی مخلوق نہیں ہیں ہماری اصل جگہ یہ دنیا نہیں ہے، یہ عارضی جگہ ہے وقتی طور پر ہم آئے ہیں ہماری منزل یہ نہیں ہے ہماری اصل جگہ ہے جنت جس جنت میں انسانیت کے باپ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی تخلیق ہوئی اللہ تعالیٰ ہمیں وہ جنت واپس دینا چاہتا ہے لیکن ایک امتحان کے بعد اور وہ ایک امتحان یہ ساری کی ساری دنیا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں پیدا کیا ہے ہماری منزل مقصود جنت ہی ہے۔

اس جنت تک پہنچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ہر وہ راستہ آسان کر دیا ہے جو جنت کی طرف لے کر جاتا ہے اور اس راستے پر چلنے کے لیے جو بھی ساز وسامان ہے جو بھی طریقہ ہے وہ سارے کا سارا اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھا دیا ہے، قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ضابطۂ حیات ہدایت نور رحمت یہ عظمت والی کتاب یہ برکت والی کتاب یہ وہ عظیم کتاب ہے جو ہمیں اس راستے پر چلنے کے لیے آمادہ کر دیتی ہے اور آسانی بھی کر دیتی ہے جو راستہ ہمیں جنت تک لے کر جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہم الصلاۃ والسلام بھیجے تاکہ ہماری انگلی پکڑ کر ہمیں جنت تک پہنچادیں۔

اور پھر جنت میں کیا ہے یہ بھی تفصیل سے بیان کر دیا ہے، پھر اس کی ضد جہنم ہے وہ کیا ہے کس کا ٹھکانہ ہے وہ بھی تفصیل سے بیان کر دیا ہے تو ہمارے پاس کیا باقی عذر رہ جاتا ہے کہ ہم دنیا میں آتے ہیں اور دنیا کے ہی رہ جاتے ہیں اور اپنی اصل منزل اور اصل مقصد جس کے لیے ہم پیدا کیے گئے ہیں بھول جاتے ہیں اور وہ حاصل نہیں کر سکتے؟!

ہماری حیثیت دنیا میں دونوں میں سے ایک ہے یا تو مسافر ہیں یا اجنبی ہیں جیسا کہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور مسافر یا اجنبی بندہ کبھی دیکھا ہے آپ نے کہ کوئی شخص سفر کر رہا ہے اور سفر کے دوران ایک جگہ پر وہ آرام کرنے کے لیے بیٹھا ہے اور اس جگہ کا ہی ہو گیا اُدھر ہی بیٹھ گیا؟! سفر کیوں کرتے ہیں ہم لوگ؟ منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے سفر کرتے ہیں۔

اجنبی کون ہوتا ہے؟ جس کا گھر جس کا ٹھکانہ ہوتا ہی نہیں ہے۔

یہ دنیا ہماری نہیں ہے یعنی یہ ہماری جگہ نہیں ہے ہم مسافر ہیں سب، ہم سب اجنبی ہیں منزل مقصود اور ہماری اصل جگہ جنت ہے۔

اللہ تعالیٰ جلّ شانہ ہمارا خالق ہے ہمارا مالک ہے اس نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ ہمارے ہر نقص اور عیب سے ہم سے زیادہ واقف ہے کہ میرا ایک بندہ کمزور ہے اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے اسے بہت ساری دشواریاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص انعام اور احسان سے کیونکہ جنت بھی اسی کی ہے یہ راستہ بھی اسی کا ہے یہ دنیا بھی اسی کی ہے ہم بھی اسی کے ہیں سب کچھ اسی کا ہے مرضی بھی اسی کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے مختلف آسان راستے بنائے ہیں ان میں سے ایک پر ہم بات کرتے ہیں "ماہِ رمضان"۔

جو شخص ماہِ رمضان میں جنت سے محروم ہوا وہ ہر خیر سے محروم ہوا اور جو شخص ماہِ رمضان میں جنت کو حاصل نہ کر سکا وہ رمضان کے بعد حاصل کر سکتا ہے یا نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں لیکن مشکل بہت ہے جانتے ہیں کیوں؟ کیونکہ رمضان المبارک اس عظیم مہینے میں اگر ہم تھوڑا سا غور کریں اور دیکھیں تو اللہ تعالیٰ نے ایسے خوبصورت راستے دکھائے ہیں جو آسانی سے ہمیں جنت کے قریب کر دیں، دونوں طریقے سے: "الترغیب والترہیب"۔

روزے کا مقصد کیا ہے روزے کیوں رکھتے ہیں ہم؟

1- پہلے نمبر پر: ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾: متقی پرہیزگار بننے کے لیے۔

اور متقی کو اللہ تعالیٰ کس چیز سے نوازتا ہے؟ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٢٠٠﴾ (آل عمران:200)۔

فلاح کا کیا مطلب ہے؟ جنت یاد رکھیں۔ جس نے روزہ رکھا ہے اور اس حق کو حاصل کیا ہے یعنی روزے کا حق ادا کیا ہے جیسا کہ رکھنا چاہیے متقی پرہیزگار بنا ہے تقویٰ کے راستے کو اختیار کیا ہے ساری زندگی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا ہے تو اس کے لیے جنت آسان ہو گئی ہے۔

2- دوسرے نمبر پر، تقویٰ میں تھوڑی سی کمزوری ہے گناہ بہت زیادہ ہیں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

(جس نے رمضان کے مہینے کا روزہ رکھا ایمان اس یقین کے ساتھ کہ جو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وہ پورا ہو گا "وَاحْتِسَابًا" صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اور اللہ تعالیٰ کے اُجر کو حاصل کرنے کے لیے جو اللہ تعالیٰ نے مرتب فرمائے ہیں اس روزے کے ساتھ اس کے پچھلے گناہ معاف ہو گئے)

تقویٰ میں کمی تھی گناہوں کی وجہ سے تو روزے کی وجہ سے گناہ بھی معاف ہو گئے جنت اور قریب ہو گئی۔

3- ابھی کچھ گناہ باقی ہیں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

(جس نے رمضان میں قیام کیا تہجد کی نماز پڑھی تراویح کی نماز پڑھی "إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا" اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے)

ابھی بھی کچھ گناہ باقی ہیں جو اُجر ہے اور ثواب اللہ تعالیٰ نے مرتب فرمایا ہے وہ دُگنے ہو جاتے ہیں رمضان میں، اگر کچھ گناہ باقی ہیں تو فکر نہ کریں آپ جو عمل کرتے ہیں اُن کا جو اُجر ہے وہ بہت ہی زیادہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

اس کی دو مثالیں لے لیں آپ اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان میں جنت کے کتنا قریب کر دیتا ہے اور یہ ہماری کوتاہیاں ہیں کہ ہم پیچھے رہنا چاہتے ہیں یا پیچھے ہمیشہ رہتے ہیں:

(۱) پہلی مثال، اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "جس نے بھی کسی روزے دار کی افطاری کرائی تو اُس کو بھی اس کا اُجر مل جائے گا"۔

آپ نے دَس لوگوں کو افطاری کرائی ہے (یاد رکھیں اللہ کے لیے یہ نہیں کہ بڑا سخی بندہ ہے اس سے بچنا چاہیے، جیسے آخر میں بیان کروں گا میں) تو دَس لوگوں کے روزے کا جو اُجر ہے اُن دَس لوگوں کو بھی پورا ملا اور آپ کو بھی ان دَس لوگوں کے روزے کا اُجر مل گیا ہے۔

اگر آپ روزانہ (روزانہ) تھوڑی سی کھجور ایک پانی کی بوتل ایک پیسٹری وغیرہ کوئی بھی چیز لے لیں اور ایک بندے کو کھلا دیں تیس دن میں تیس لوگوں کے روزے کا ثواب آپ کو مل جائے گا اور اس میں ایک ریال یا ڈیڑھ ریال خرچ ہوتا ہے بس زیادہ نہیں۔

دوسری حدیث میں آیا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "جو کسی مسلمان بھائی کو روزے کی افطاری کراتا ہے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ شخص وہاں پر کھاتا رہتا ہے"۔

رحمت کی دعائیں کرتے رہیں گے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ وہاں سے جانے کا نام ہی نہ لیں کھاتے رہیں لیکن یہ ہے کہ جس نے بھی کسی شخص کو افطاری کرائی ہے تو رحمت کے فرشتے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے (سبحان اللہ)۔

(۲) ابھی بھی کچھ گناہ باقی ہیں تو دوسری مثال دیکھ لیں آپ جو ثواب ہے کتنا دُگنا ہو جاتا ہے کہ جس نے رمضان میں عمرہ کیا کیا ثواب ہے؟ ایک حج کے برابر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (تصور کر سکتا ہے کوئی؟!)۔ آپ پورے سال میں عمرہ کریں اپنا اُجر ہے اس کا لیکن رمضان میں عمرے کا اُجر کیا ہے؟ حج کے برابر وہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ۔

4- ابھی بھی کچھ گناہ باقی ہیں جنت تھوڑی سی اور دور ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

(جس نے لیلۃ القدر کا قیام کیا "إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا" اس کے پچھلے گناہ معاف ہو گئے)

5- پندرہ دن گزر گئے اگر ابھی تک ہم جنت سے دور ہیں تو جو وقت باقی ہے وہ گزرنے والے وقت سے زیادہ بہتر ہے، آخری عشرہ جو ہے وہ گزرے ہوئے بیس دنوں سے زیادہ افضل ہے اور زیادہ بہتر ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا اور خاص انعام اور احسان ہے ہمارے اوپر کہ اگر بیس دن ضائع کر دیئے تو ان دَس دنوں میں آپ جنت کے اور قریب ہو سکتے ہیں، ایک رات ہے جس کی عبادت کا اُجر و ثواب: ﴿خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣﴾ (القدر:3): ہزار مہینے کی عبادت کے اُجر و ثواب سے اس ایک رات کی عبادت کا اُجر اور ثواب زیادہ ہے خیر ہے برابر نہیں ہے، سلامتی کی رات ہے

برکت کی رات ہے رحمت کی رات ہے عظمت کی رات ہے لیکن ہے ایک رات، چوبیس گھنٹے بھی نہیں ہیں بارہ گھنٹے بھی نہیں ہیں اس سے بھی کم ہیں۔ تراویح تک تو ہم سب جاگتے رہتے ہیں اور تراویح کی نماز اور وتر کی نماز پڑھ لیتے ہیں اس کے بعد کیا کرتے ہیں؟

ایک ایک لمحہ قیمتی ہے! اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس سلامتی کی رات کو حاصل کر لیں اور اپنے گناہ معاف کر والیں تو پھر چند ہی گھنٹوں کی بات ہے اپنے دل سے اپنے ربّ کے اور قریب ہو جائیں اور عبادت میں مصروف ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے تسبیح ہے تحمید ہے تکبیر ہے تہلیل ہے، درود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھنا ہے، قران مجید کی تلاوت ہے، اپنے آپ کو کسی نہ کسی خیر عمل میں مصروف کر دیں۔

ہماری عمریں مختصر سی عمریں ہیں سب سے کم عمر والی جو امت ہے وہ یہی امت ہے ہماری اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے اس سے پہلے لوگوں کی عمریں بہت زیادہ ہوا کرتی تھیں ہم سب سے آخر میں آئے ہیں اور پھر ہماری عمریں بھی سب سے کم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے خاص انعام اور احسان سے بہت ہی زیادہ اُجر و ثواب عطا فرمایا بشر طیکہ ہم کچھ کریں۔

ہم اپنی عمر سے اپنے اس مختصر وقت میں بعض چیزیں حاصل نہیں کر سکتے جنت کے بعض مقامات ہم اپنی اس زندگی کے مختصر سے وقت میں حاصل نہیں کر سکتے تو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ایسے موقعے فراہم کیے ہیں ہمارے لیے اگر ہم وہ موقعے پالیں تو پھر ہم اُن لمبی عمر والے عبادت گزار لوگوں سے بھی زیادہ عبادت گزار اُجر و ثواب والے ہو سکتے ہیں ان میں سے لیۃ القدر ایک مثال ہے کہ ایک سال کی عبادت ہزار مہینے یعنی تراسی سال (ایک رات اور تراسی (83) سال کی عبادت!) کوئی اتنا اُجر و ثواب دینے والا ہے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا؟!

عمل کیا کیا ہے؟ چند گھنٹے اور ثواب کتنا ہے! ہماری عمریں کتنی ہیں ساٹھ سترّ تک اسّی تک اور ایک رات تراسی (83) سال! دو راتیں تین راتیں دس راتیں رمضان کتنے سال ہماری زندگی میں آیا ہے اور چلا گیا ہے کتنی لیۃ القدر کی راتیں ہم نے حاصل کی ہیں؟! چلو جو گزر گیا وہ گزر گیا ابھی آنے والے وقت میں ہم نے کیا کرنا ہے کیا یہ بھی موقع ہاتھ سے چلا جائے گا؟! آخری دس راتوں میں جو سب سے بہترین اور عظیم رات ہے وہ لیۃ القدر ہے اور ہے بھی طاق راتوں میں یہ بھی بیان فرما دیا ہے اگر یہ اُجر و ثواب ہم سے چھپا دیا جاتا تو ہم کیا کرتے؟! بیان بھی فرمایا ہے وضاحت کے ساتھ اُجر بھی بیان فرما دیا ہے کہ کتنا اُجر ہے اس کا اس کے باوجود بھی ہم پیچھے ہیں!

اور یہاں تک بھی بتایا ہے کہ طاق راتوں میں ہے اور ایک لمحہ نہیں ہے ساری کی ساری رات سلامتی کی رات ہے ابھی بھی جنت دور ہے؟! تراسی (83) سال کی عبادت کا اُجر حاصل کرنے کے بعد ایک رات میں ابھی بھی جنت دور ہے! (سبحان اللہ)۔

یاد رکھیں کہ جس نے یہ سارے عمل کر لیے کہ نماز کا اہتمام کیا ہے روزے کا اہتمام کیا ہے لیۃ القدر کا بھی اہتمام کیا ہے جنت کے قریب وہ جا چکا ہے لیکن ایک بنیادی شرط باقی ہے جب تک یہ شرط پوری نہ ہو کوئی بھی جنت میں جا ہی نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾ (المائدة:72)

(بے شک جو شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے)

جنت حرام ہے شرک کرنے والوں پر، جس نے رمضان میں محنت کی ہے جدوجہد بھی کی ہے اور لیۃ القدر کو بھی حاصل کر لیا ہے ساری رات وہ عبادت کرتا ہی رہا ہے لیکن ابھی تک وہ توحید کو نہ جان سکا کہ توحید کا معنی کیا ہے کلمہ توحید کسے کہتے ہیں اور جب میں کہتا ہوں "لا اِلٰہ اِلا اللہ" تو

میں کیا کہہ رہا ہوتا ہوں، لا الٰہ کا کیا معنی ہے اور پھر إلا اللہ کا کیا معنی ہے ؛ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلوقات میں سے کسی کو بھی شریک ٹھہرایا وہ جنت سے محروم ہے! ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ شرک کا کیا معنی ہے؟! قرآن مجید پڑھتے ہیں نا ہم سب نے یہ آیت بھی پڑھی ہے کہ نہیں پڑھی ﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾؟! جنت سے محرومی کسی ایک وجہ سے ہو رہی ہے وہ چیز کیا ہے؟! کبھی سوچا ہے ہم نے کہ ہم یہ چیز بھی جان لیں یہ ہے کیا چیز؟!

آج کتنے لوگ ہیں کتنے مسلمان ہیں جو جنت کے طلبگار ہیں؟ ہم سب ہیں۔ لیکن حقیقتاً سچے طلبگار کون ہیں؟ ایک ہیں دعویٰ کرنے والے وہ تو ہم سب ہیں ہر مسلمان چاہتا ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو بلکہ غیر مسلم بھی چاہتا ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو (ہندو نہیں چاہتا کرسچن نہیں چاہتا یہودی نہیں چاہتا؟! سب چاہتے ہیں) جو بھی آخرت پر ایمان رکھتا ہے جس کو پتہ ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی ہے وہ سب چاہتے ہیں کہ جنت مل جائے لیکن کیا سب کو ملتی ہے سوال یہ ہے؟ جس نے بھی شرک کیا ہے وہ جنت میں نہیں جاسکے گا۔

اور آپ یہ جانتے ہیں کہ لفظ کیسے ہیں؟ جب آپ کہتے ہیں کہ جنت حرام ہے اس کا معنی کیا ہوتا ہے؟

یعنی: ہمیشہ کے لیے نہیں جاسکتا کبھی بھی نہیں جاسکتا! کسی ذریعے سے بھی نہیں جاسکتا کسی کی سفارش بھی کام نہیں آئے گی کوئی عمل بھی کام نہیں آئے گا! زندگی میں سو رمضان پائے تب بھی کام نہیں آئیں گے! زندگی ساری تلاوت کرتا رہا تب بھی کوئی کام نہیں آئے گا!

"شرک سب سے بڑا ظلم ہے جو انسان اپنے آپ پر کرتا ہے اس سے بڑھ کر کوئی جرم اس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں ہے!"

جو چیز ہمیں جنت سے محروم کر دیتی ہے اس کو جاننا چاہیے کہ نہیں؟!

بعض لوگ کہتے ہیں: "کیا ضرورت ہے بھئی لوگوں کو ڈراتے رہتے ہو ہر بات پر شرک شرک کرتے رہتے ہو؟! لوگوں کو نماز کا بتاؤ لوگوں کو روزے کے تعلق سے بتاؤ لوگوں کو حسن اخلاق کے تعلق سے بتاؤ جب نماز پڑھنا شروع کریں گے اور نماز بُرائی سے روکتی ہے بدکاری سے روکتی ہے تو خود بخود بدکاری اور بُرائی سے یہ مسلمان رُک جائے گا جب نمازی بن جائے گا"۔

بات تو ٹھیک ہے اچھی بات ہے کوئی شک نہیں ﴿إِنَّ الصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنكَرِ﴾ (العنکبوت:45) لیکن مجھے یہ تو بتائیں کہ آج امت میں ایسے لوگ موجود ہیں یا نہیں جو پہلی صف میں پچھلے چالیس سالوں سے نماز پڑھ رہے ہیں جھوٹ بھی نہیں بولتے دھوکا بھی نہیں کرتے کسی کا دل نہیں دکھاتے غیبت نہیں کرتے چغل خوری نہیں کرتے سود نہیں کھاتے والدین کی نافرمانی نہیں کرتے رشتہ نہیں توڑتے اور بہت کچھ محرمات میں سے نہیں کرتے لیکن یا علی مدد یا غوث مدد اے اجمیر والے میری بگڑی بنادے وہ آج بھی کہتا ہے تو نماز نے اسے اس شرک سے دور کیا اس سب سے بڑے گناہ سے دور کیا؟!

سود سے تو دور ہو گیا وہ جھوٹ سے بھی دور ہو گیا توبہ کر لی گانے بجانے سے بھی توبہ کر لی محرمات سے توبہ کر لی جانتے ہیں کیوں؟! کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ چیزیں محرمات ہیں۔ جب کوئی شخص جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو اسے پتہ ہوتا ہے کہ یہ گناہ کا کام ہے، جب چور چوری کرتا ہے اسے پتہ ہے میں غلط کر رہا ہوں اس لیے ایک وقت آتا ہے کہ وہ توبہ بھی کر لیتا ہے سود کھانے والے کو پتہ ہے کہ میں غلط کر رہا ہوں اپنے نفس کو ملامت کرتا رہتا ہے کھاتا بھی رہتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ وہ توبہ بھی کر لیتا ہے ﴿الْفَحْشَآءِ وَالْمُنكَرِ﴾ ہمارے نزدیک صرف یہی چیزیں

ہیں اور حقیقتاً ہیں لیکن اس سے بڑھ کر کیا منکر ہے؟! سب سے بڑا منکر کیا ہے جس کے بعد کوئی منکر نہیں رہتا؟! سب سے بڑا شر کیا ہے سب سے بڑا جرم کیا ہے سب سے بڑا ظلم کیا ہے ہمیں پتہ ہے؟! واللہ! شرک سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے!

اور پھر اس انسان نے تصور کیسے کر لیا؟!

مشکل کشا حاجت روا اللہ تعالی کے سوا کوئی بھی نہیں ہے واللہ ابو لہب بھی جانتا تھا ﴿تَبَّتۡ يَدَاۤ اَبِىۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۞﴾ (المسد:1): وہ بھی جانتا تھا کہ مشکل کشا حاجت روا اللہ تعالی کے سوا کوئی بھی نہیں ہے، وہ پکارتے تھے اپنے بُتوں کو قربانیاں بھی کرتے تھے نذر و نیازیں بھی کرتے تھے صدقات اور خیرات اُن کے نام پر کرتے تھے کعبے کا طواف کرتے تھے بُتوں کا طواف بھی کرتے تھے لیکن کبھی بھی ان بُتوں کو مشکل کشا نہیں سمجھا حاجت روا نہیں سمجھا! وہ یہ جانتے تھے کہ پوری کائنات کا خالق اور مالک صرف اور صرف اللہ تعالی ہے اور یہ جو بُت ہیں یہ ہمیں اس عظیم ربّ کے قریب کر دیں گے جب ہم بعض عبادات اِن کے لیے صرف کریں گے: ﴿مَا نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى﴾ (الزمر:3)۔

آج جو لوگ غیر اللہ کو پکارتے ہیں کیا کہتے ہیں؟

ہم یہ جانتے ہیں کہ یہ اولیاء یہ بزرگ خود کچھ نہیں کرنے والے لیکن یہ ہماری سفارش کریں گے ہمیں اللہ تعالی کے نزدیک کر دیں گے۔ اُن کا تو جرم تھا کل وہ مشرک ٹھہرے آج بھی ہم پڑھتے ہیں ﴿تَبَّتۡ يَدَاۤ اَبِىۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۞﴾ قرآن مجید میں، جرم ایک ہے نتیجہ بھی ایک ہونا چاہیے نا یا اللہ تعالی کے ترازو میں کوئی فرق ہے؟! کہتے ہیں: "کلمہ تو پڑھا ابو لہب نے کہاں کلمہ پڑھا تھا؟!": یہ تو کلمہ بھی پڑھتے ہیں کاش اس کلمے کو سمجھ بھی لیا ہوتا تو اتنی بڑی غلطی کبھی بھی نہ کرتے!

یہی تو تقاضا ہم سے کلمہ کرتا ہے کہ لا إلہ إلا اللہ جب ہم کہتے ہیں اس کا مطلب ہے "آج کے بعد مرتے دم تک شرک کروں گا ہی نہیں میں یہ وعدہ کرتا ہوں اللہ تعالی تجھ سے"؛ تو پھر کہاں ہے یہ وعدہ؟! ابھی تو ہم یہ کہہ رہے تھے کہ نماز تو بچاتی ہے فحاشی اور منکر سے؟ جی ہاں! لیکن ہم یہ نہ جان سکے کہ شرک سب سے بڑا منکر ہے اور جانتے ہیں کہ کیوں نہیں جان سکے ہم؟ ہر بندہ جانتا ہے کہ سود حرام ہے اور یہ بھی جانتے ہیں عمومی طور پر کہ شرک بھی حرام ہے لیکن شرک ہوتا کیا ہے یہ کون جانتا ہے؟! کتنے لوگ جانتے ہیں یا ہم نے کب کوشش کی ہے جاننے کی؟!

اور "شیاطین الانس" کبھی دیکھا ہے آپ نے انسانی شیطان؟! شیطان کی دو قسمیں ہیں:

(۱) "شیاطین الجِن": اور یہ ہم سب جانتے ہیں جِنوں کے شیطان جو رمضان میں قید کر دیئے گئے ہیں بیڑیاں لگ چکی ہیں ہتھکڑیاں لگ چکی ہیں (یہ بھی جنت کے قریب ہونے کا ایک اور ذریعہ اور راستہ ہے)۔

(۲) دوسری قسم کے شیطان جو ان سے زیادہ خطرناک ہیں وہ ہیں "شیاطین الانس" جو حقائق کو بالکل الٹ کر کے بیان کرتے ہیں۔ واللہ! یہ مسلمان سوچ بھی نہیں سکتا کبھی بھی کہ وہ شرک کی طرف دیکھ بھی سکتا ہے، پورے قرآن مجید کی بنیادی تعلیم ﴿اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۞﴾ (الفاتحۃ:4) ہے یہ بنیادی تعلیم ہے قرآن مجید کی۔ اگر کوئی پوچھے آپ سے کہ ایک ہی پیغام بتائیں قرآن مجید کا اگر وہ نہ ہوتا تو قرآن بھی نہ ہوتا؟ ایک ہی پیغام ہے ﴿اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۞﴾ توحید؛ اور شرک سے دوری۔

شیاطین الانس کی سازش دیکھیں آپ کہ آج مسلمانوں کو سب سے بڑا گناہ جو ہے سب سے بڑا ظلم جو ہے وہی خوبصورت بنا کر پیش کر کے دکھایا ہے کہ اسے کہتے ہیں توحید! کتنی عجیب بات ہے کہ توحید ان کے نزدیک شرک ہے اور شرک ان کے نزدیک توحید ہے، سنت بدعت ہے اور بدعت سنت ہے عجب بات ہے واللہ!

اور یہ شیاطین الانس کب اپنی اس سازش میں کامیاب ہوئے؟ جب اس امت سے علم جاتا رہا۔ جب تک یہ علم موجود تھا شیاطین الانس کئی آئے عبداللہ بن سباء یہودی آیا شیطان تھا شیاطین الانس میں سے اور بیج رافضیت کا اسی نے بویا تھا لیکن اس وقت کچھ کر نہ سکا علم کا زمانہ تھا اس نے کوشش کی ہے اور کرتا بھی رہا ہے لیکن اپنے فساد کو عام نہ کر سکا علم کا زمانہ تھا، اور جو بھی اس راستے کو اختیار کرتے تھے علم تھا علماء تھے اور فوراً اس کا خاتمہ ہو جاتا تھا۔ بدعتی موجود تھے دبے ہوئے تھے اکثریت اہل سنت والجماعت کی تھی اہل خیر کی تھی اہل صلاح کی تھی ان لوگوں کو دور سے پہچانا جاتا کہ یہ دیکھیں بدعتی جا رہے ہیں۔

آج یہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ سنّی جا رہا ہے! یوں گن کر آپ کہہ سکتے ہیں کہ آج امت میں کتنے سنّی باقی ہیں کتنے موحد باقی ہیں! اب موحد لفظ کو دیکھ لیں آپ اب موحد کا لفظ آج کے زمانے میں اکثریت کے نزدیک موحد اسے کہتے ہیں جو وحدت الوجود کا قائل ہو، کہتے ہیں کہ یہ توحیدی ہے یہ موحد ہے (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

کب؟ جب یہ علم جاتا رہا، علم سے دوری ہوئی: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝﴾ (العلق:1): یہ اس دین کی بنیاد ہے جب اس سے دوری ہوئی تو ہر طرف سے حملہ کرنے والوں نے حملہ کیا ہے! شیاطین الجن شیاطین الانس، وہ شیطان جو دل میں وسوسہ کرتا رہتا ہے:

﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ڏ الْخَنَّاسِ ۝﴾ (الناس:4): ہم پڑھتے تو رہتے ہیں لیکن اس کی بات بھی مانتے رہتے ہیں!

جب جہالت کی تاریکیاں ہوئی عام ہوئیں تو پھر شیاطین الانس اور جن نے مل کر اپنی ان سازشوں سے آج دیکھیں امت کا کیا حال کر دیا ہے کہ بعض لوگ آج سننے کے لیے تیار ہی نہیں ہیں! جب توحید یا شرک کی بات کرتے ہیں تو یوں کپڑے سمیٹتے ہیں اور اٹھ کر چلے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ کون سی بات کر رہے ہیں یہ امت میں فتنہ چاہتے ہیں امت میں تفرقہ چاہتے ہیں!

پتہ نہیں بھئی یہ امت کیسی امت ہے؟! یہ کیسی امت ہے جو توحید کا سنتے ہی خوش ہونا چاہیے تھا یا ناراض ہونا چاہیے تھا؟! کیسی امت ہے جب توحید کا سنتے ہیں پھر اٹھ کر چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ فتنہ چاہتے ہیں؟! یہ کیسی امت ہے جب شرک سے آگاہ کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ امت میں تفرقہ اور فتنہ چاہتے ہیں؟! کیا خیر ہے ایسی امت میں؟! یہی امت تھی اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اسی امت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعائیں کرتے رہے "أُمَّتِي أُمَّتِي"، حوض کوثر پر بھی یہی دعائیں ہوں گی پل صراط پر بھی یہی دعائیں ہوں گی میدان محشر میں بھی یہی دعا کرتے رہیں گے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "أُمَّتِي أُمَّتِي" یہی امت ہے؟!

واللہ! جنت قریب ہے اور جنت میں جانا آسان ہے ہم نے اپنی بداعمالیوں سے بدکرداریوں سے نافرمانیوں سے اس جنت کو اپنے آپ سے دور کر دیا ہے! آج وقت آیا ہے کہ آج ہم حقیقتوں کو سمجھیں اللہ تعالی کا حق اللہ تعالی کو دیں اللہ تعالی کی مخلوق کا حق اللہ تعالی کی مخلوق کو دیں، جنت میں جانا ہے تو اس کے لیے لا الہ الا اللہ کو سمجھنا ہی پڑے گا خاص طور پر آج کے زمانے میں جب جہل مرکب عام ہو چکا ہے جہل مرکب کا زمانہ ہے!

جانتے ہیں جہل مرکب کیا ہے؟ کمپاؤنڈ اگنورینس (Compound ignorance) :ایک جہالت ہوتی ہے کہ آپ کوئی چیز جانتے نہیں ہیں ، یہ مصیبت ہے کہ آپ دنیا کی بہت ساری چیزیں جانتے ہیں اپنے ربّ کے بارے میں نہیں جانتے کلمۂ توحید کے بارے میں نہیں جانتے اور اس سے بڑھ کر مصیبت یہ ہے کہ آپ جو جانتے ہیں وہ غلط جانتے ہیں! جو نہیں جانتا وہ جاہل ہے اور جو حقیقت سے ہٹ کر اس چیز کو غلط جانتا ہے وہ جاہل ہے "جہل مرکب!"۔

آج ہم یہاں تک پہنچ چکے ہیں آج ہم جہل مرکب کی تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں کوئی یہ نہ کہے کہ ہم لوگوں کو ڈرا رہے ہیں دھمکا رہے ہیں یا لوگوں کو مایوسی کا عالم دے رہے ہیں کہ بھئی اب کچھ کر نہیں سکتے ہم جاہل ہیں جہل مرکب میں مبتلا ہو چکے ہیں!

نہیں واللہ! اس امت میں آپ دیکھیں تاریخ دیکھیں بہت سارے عروج اور زوال آئے ہیں کئی مرتبہ گرے ہیں کئی مرتبہ اٹھے ہیں لیکن آپ یہ یاد رکھیں کہ جب بھی عروج آیا ہے تو توحید کے نور سے آیا ہے اور جب بھی زوال آیا ہے شرک کی تاریکی سے آیا ہے تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں آپ! ابھی وقت ہے یہ نہ کہیں کہ وہ کب کرے گا؟! آپ کا سوال آپ سے کیا جائے گا میرا سوال مجھ سے کیا جائے گا، ابھی وقت ہے کہ آج ہم سمجھ لیں اور سیکھ لیں کہ توحید کسے کہتے ہیں اور شرک کسے کہتے ہیں، اگر آج یہ موقع چلا گیا ان بہترین دنوں میں پتہ نہیں پھر یہ موقع کب ملے گا اور آئندہ سال کے لیے ہم زندہ رہتے ہیں کہ نہیں ہم یہ نہیں جانتے۔

دو حدیثوں کے تعلق سے بات کر کے میں بات ختم کرتا ہوں ذرا غور کریں ان حدیثوں پر رمضان میں ہی واپس آتے ہیں ہم رمضان میں ہیں:

1- پہلی حدیث، اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ" (رمضان کا مہینہ آیا مبارک مہینہ ہے برکتوں والا مہینہ ہے)۔

" فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ" (اللہ عزّوجل نے اس بابرکت مہینے کے روزوں کو تم لوگوں پر فرض کر دیا ہے (یہ جانتے ہیں الحمد للہ؛ روزے کیوں رکھتے ہیں؟ فرض ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے))۔

"تُفَتَّحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ" ((خوشخبری ہے) جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (پورے سال میں نہیں کھلتے؟ یہ خاص مہینہ ہے جو جنت کا مہینہ ہے جس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں))۔

"وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ" (جحیم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں)۔

"وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ" (اور شیاطین الجن جو مردۃ الشیاطین ہیں (شیطان سارے کے سارے شر پسند ہیں پھر ان کے اپنے بڑے بھی ہوتے ہیں سردار بھی ہوتے ہیں) ان شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے ("وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ" خوشخبریاں ہیں کہ نہیں؟!))۔

شیاطین الجن قید میں ہیں شیاطین الانس کہاں پر ہیں؟! ہم لوگ کہاں ہیں کیا ہمیں بھی قید لگی ہوئی ہے؟! آزاد ہیں۔ دیکھیں شر اور فساد اللہ تعالیٰ کو ویسے ہی پسند نہیں ہے لیکن جو اس عظیم مہینے میں برکت والے مہینے میں شر اور وفساد برپا کرتے ہیں ان کی تو خیر ہی نہیں ہے یاد رکھیں! اور شر اور فساد سے بعض لوگ یہ مفہوم لیتے ہیں کہ چغل خوری ہے غیبت ہے یا رشتے کو توڑنا ہے والدین کی نافرمانی ہے بد سلوکی ہے بداخلاقی ہے یہ فسادات میں سے ہے؛ تو اس سے بڑھ کر فساد بدعت کا فساد ہے اور اس سے بڑھ کر فساد شرک کا فساد ہے!

"وَفِيهِ لَيْلَةٌ": ایک اور خوشخبری باقی ہے کہ اس مہینے میں ایک رات ہے: "هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ" (جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے)۔

"مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ" (جو اس ایک رات جو ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے اس کے خیر سے محروم ہوا تو وہ ہر خیر سے محروم ہوا (اصل محروم بندہ وہ ہے!))۔ محرومی اس رمضان میں اس عظیم مہینے میں اُس شخص کے لیے ہے جو اس ایک عظیم رات کے خیر سے محروم ہوا ؛خوشخبریاں ہیں ہے اس حدیث میں۔

2-دوسری حدیث دل پر ہاتھ لیں! اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ فرماتے ہیں: "آمین آمین آمین"، صحابہ کرام عرض کرتے ہیں اے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے تین مرتبہ آمین فرمایا ہے؟! یعنی اس کی وجہ کیا ہے کیا راز ہے آپ کا یہ معمول تو نہ تھا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)؛ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبریل علیہ الصلاۃ والسلام آئے۔ اور جانتے ہیں جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کیوں آتے ہیں؟ خاص پیغام لے کر آتے ہیں یوں ہی نہیں آتے! آسمانوں کا سب سے بڑا اور عظیم فرشتہ زمین پر یوں ہی نہیں آتا اپنی مرضی سے فرشتے نہیں آیا کرتے پتہ ہے آپ لوگوں کو؟! اللہ تعالی کے حکم سے آتے ہیں اپنی مرضی سے نہیں آسکتے! اللہ تعالی نے خاص بھیجا ہے کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ بددُعا! کبھی سوچا ہے بددُعا؟! خوشخبری تو ہم سن چکے ہیں اب یہ بُری خبر بھی سن لیں بددُعا کون دے رہے ہیں؟ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام۔

اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبریل علیہ الصلاۃ والسلام آئے اور یہ بددُعا کی: "رَغِمَ أنفُ امرِئٍ" (اُس شخص کی ناک آلود خاک ہو جائے اُس کی ناک زمین پر رگڑتی رہے (اور عربی زبان میں یہ کہا جاتا ہے جب کسی کی ہلاکت متوقع ہوتی ہے یعنی وہ شخص ہلاک ہو جائے کہ زمین پر تو اس کی ناک رگڑتی رہے لیکن اُس کو موت نہ آئے))۔

وہ شخص ہلاک ہو جائے کون سا یہ شخص ہے بھئی؟! اتنی بڑی بددُعا یہ عظیم فرشتہ!

"مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَدْخُلِ الجَنَّةَ" (جس نے رمضان کو تو پا لیا اپنی زندگی میں لیکن رمضان کی وجہ سے جنت میں داخل نہ ہو سکا)۔

رمضان سے پہلے جنت سے دور تھا اللہ تعالیٰ نے موقع دیا اسے زندگی دی اس رمضان کو اس کی قسمت میں لکھ دیا خوش قسمت انسان ہے یہ ورنہ ہمارے پیاروں میں سے کتنے لوگ ہیں جو اس رمضان سے پہلے ہی اس دنیا سے چلے گئے ہیں! ہمارے ساتھ ہمارے جیسے منتظر تھے خوش تھے کہ ہم بھی روزے رکھیں گے لیکن آج وہ ہمارے ساتھ نہیں ہیں وہ اس خیر سے محروم ہو چکے ہیں اُن کا عمل اُن کے ساتھ ہے جو وہ کر چکے ہیں اس میں ایک ذرّہ برابر بھی وہ اب عمل کرنے کے قابل نہیں ہیں! وہ شخص ہلاک ہو جائے جس نے اپنی زندگی میں رمضان کو پایا اور جنت میں نہ جا سکا ،اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میں نے کہا: "آمین"۔

آپ جانتے ہیں آمین کا کیا معنی ہے؟ اے اللہ تعالیٰ! ہماری اس بددُعا کو قبول فرما: "اللّٰهُمَّ أَسْتَجِبْ"۔

سورۃ الفاتحہ کے بعد ہم کیا پڑھتے ہیں؟

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾

یہاں تک تو قرآن مجید ہے ہم کیا کہتے ہیں سب مل کر زور سے ؟"آمین"؛ کیا معنی ہے اس کا؟ اے اللہ تعالیٰ! ہماری اس دُعا کو قبول فرما۔

کبھی بد دُعا کے لیے بھی آمین کی جاتی ہے؟! اور پھر آمین کہنے والے کون ہیں؟! سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں؛ رحمۃ للعالمین بد دُعا پر آمین کہتے ہیں اتنا بُرا عمل تو ہوا ہے نا؟! اس سے بڑھ کر کیا بُرائی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے بہترین موقع دیا ہے رمضان میں جنت حاصل کرنے کے لیے رمضان آیا اور چلا گیا اُسے خبر تک نہ ہوئی! جنت کی تڑپ ایک مرتبہ بھی دل میں نہیں جاگی (ایک مرتبہ بھی!) کہ اللہ تعالیٰ کی جنت ہے چلو میں بھی اس جنت کو حاصل کرنے کے لیے کچھ کرلو!

رمضان میں جنت سے محروم اور کتنی بڑی بد دُعا ہے یہ بعض لوگ ہلاکت کے کتنے قریب ہیں کبھی سوچا ہے؟! اور پھر یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے روزہ رکھا ہے ہم بڑے خیر میں ہیں ہم بہت کچھ کرنے والے ہیں! ہم نے جو ہم کر سکے وہ کیا ہے اللہ تعالیٰ سے امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا یہی دعا کرتے ہیں نا؟! کیوں دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے روزوں کو ہماری نماز کو قیام کو صدقات اور خیرات کو قبول فرما؟

ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام بڑی پیاری دعا فرماتے ہیں کعبہ کی تعمیر کرتے ہیں کس کے حکم سے؟ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جیسے اللہ تعالیٰ کا حکم تھا ویسے کعبہ کی تعمیر کی؛ کعبہ کی تعمیر کرنے کے بعد کیا دعا کرتے ہیں؟﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ (البقرة:127) (سبحان اللہ)۔

کیوں بھئی کیا وجہ ہے؟ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تعمیر بھی ویسے ہی ہوئی، اللہ تعالیٰ کا حکم بہت بڑا ہے اللہ کے نبی نے حکم کی تعمیل کی لیکن ادب دیکھیں کہ اے اللہ تعالیٰ! اب تو ہی قبول فرما۔ ہماری کیا حیثیت ہے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے سامنے؟ کوئی بھی حیثیت نہیں ہے!

اللہ کا حکم تو ہے، نماز پڑھو﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (البقرة:43) ہم نے پڑھی ہے لیکن مومن کے ایمان کا یہ تقاضہ ہے پھر بھی دل میں یہ ڈر رہتا ہے امید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس عبادت کو قبول فرمائے گا یہ مومن کے ایمان کی نشانی ہے، دو سجدے دے کر سینہ تان کر نہیں چلتے کہ میرے جیسا کوئی نہیں ہے، ہر گز نہیں! یہ مومن نہیں ہے، مومن وہ ہیں جو عبادت کرنے کے بعد سر جھکا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی دُعا کرتے ہیں۔ سلف صالحین رمضان سے چھ مہینے پہلے کیا کرتے؟ دُعا کرتے اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی زندگی میں اس رمضان کو لکھ دے کہ وہ اس رمضان کو پا لیں۔ اور اگلے چھ مہینے کیا کرتے رمضان کے بعد؟ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے کہ اللہ تعالیٰ اُن سے یہ عبادات قبول فرمائے جو انہوں نے رمضان میں کی ہیں۔ ہمارا کیا حال ہے؟! یعنی ان کا پورا سال رمضان ہی کی سوچ میں گزرتا، اور بہت کچھ کرتے لیکن رمضان اُن کے دل میں ہمیشہ رہتا ہے کیونکہ رمضان جنت کا مہینہ ہے۔ رمضان ہماری زندگی میں آئے اور چلا جائے اور ہم جنت سے دور رہیں اس سے بڑھ کر کیا ہلاکت ہے؟! پھر دوسرے اسٹپ (Step) میں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جبریل علیہ الصلاۃ والسلام بد دُعا کرتے ہیں کہ جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو اور وہ درود نہ پڑھے وہ شخص بھی ہلاک ہو جائے اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جائے، اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''آمین''۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق ہم پچھلے درس میں جان چکے ہیں درود اُن حقوق میں سے ایک حق ہے اور سب سے بہترین ہے درود ابراہیمی:

"اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ"

مشکل ہے زیادہ؟! یہ سب سے عظیم اور سب سے بہترین درود ہے کیوں عظیم ہے سب سے بہترین کیوں ہے؟

(۱) کیونکہ ہم نماز میں تشہد میں التحیّات کے بعد یہی درود پڑھتے ہیں۔

(۲) اور دوسری وجہ کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو اس درود کی تعلیم دی ہے جب انہوں نے سوال کیا ہے کہ سلام تو ہم نے جان لیا اب درود کیسے بھیجیں؟ تو کیا اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیارے صحابہ کو خیر سے محروم کرتے یا کوئی عام درود بتا دیتے یا جو سب سے افضل ہے وہی بتاتے؟ ہمارا ایمان ہے کہ جو سب سے افضل تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتا دیا ہے۔

اب جو باقی بعد میں درود آئے ہیں درود تاج ہے درود لکھی ہے درود فاتح ہے درود ہے پتہ نہیں کون سا ہے ماھی بھی ہے دوسرے بھی ہیں یہ درود کہاں سے آئے ہیں؟!

اگر جیسا کہ جن لوگوں نے ان درودوں کو ایجاد کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں آئے، اور ایک ہالک شخص کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیداری کی حالت میں آئے (اُن کے خواب میں آتا تھا میں تو بڑی ہستی ہوں) اور یہ درود عطا کر کے گئے ہیں اور خود بھی نہیں سوال کیا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود آتے ہیں، وہ سوال بھی نہیں کرتے اور یہ درود بھی دے کر جاتے ہیں ناانصافی نہیں ہے؟! جنھوں نے سوال کیا اُن کو تو عام درود دے دیا اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جو تھے بھی اس امت کے سب سے عظیم لوگ سب سے افضل لوگ "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُجمعین" سوال بھی کرتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی عام جواب دے دیتے ہیں اور کئی صدیوں کے بعد بعض لوگ آتے ہیں جن کی صحابہ کرام کے سامنے کوئی بھی حیثیت نہیں ہے!

صحابہ کرام کے سامنے ہماری کیا حیثیت ہے کوئی ہے؟! کسی عالم کی کوئی حیثیت ہے؟!

"خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي" (سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں)؛ جن آنکھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کیا ان جیسی آنکھیں کس کی ہیں دنیا میں؟! بڑے سے بڑے عالم کی ہیں بڑے سے بڑے کسی ولی کی یا پیر یا فقیر یا مرید کی ہیں؟! سوال ہی نہیں پیدا ہوتا! جن کانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خوبصورت الفاظوں کو سنا اُن سے بہتر کسی کے کان ہیں؟! جس زبان نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کی ویسی کوئی زبان ہے کسی کی؟! یہ عظیم لوگ ہیں ان سے بہتر امت میں کوئی بھی نہیں ہے سوال کرتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ درود کیسے پڑھیں ہم؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلیم دے دیتے ہیں، اور پھر کئی صدیوں کے بعد اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض لوگوں کے خواب میں جاتے ہیں اور درود عطا فرماتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور ایک درود اُس درود سے تو کیا بلکہ قرآن مجید سے بھی زیادہ بہتر ہے! (نعوذ باللہ)۔ عجب بات اس پر نہیں ہے بات تو عجیب ہے حقیقت ہے درود تاج اور لکھی پڑھتے ہیں کہ نہیں پڑھتے آپ لوگ؟! یہ چھوٹا سا پانچ سورتوں والا ایک قرآن بھی چھپا ہے اس میں پانچ سورتیں ہیں (معروف ہے پانچ سورتوں والا) اس میں یہ سارے درود موجود ہیں آپ جانتے ہیں کہ اس کا معنیٰ کیا ہے؟! نعوذ باللہ؛ کہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیارے صحابہ کو تو اس خیر سے محروم کر دیا!

درود ابراہیمی سے بہتر کوئی درود ہوتا تو میرا ایمان ہے کہ ہم نماز میں وہی پڑھتے، نماز کلمۂ شہادت کے بعد دوسرا رکن ہے نماز کے سارے کے سارے الفاظ اعلیٰ اور سب الفاظوں سے بہتر ہیں ان سے بہتر کوئی الفاظ نہیں ہیں میرا ایمان ہے یہ اور درود فاتح احمد تیجانی کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے خواب میں نہیں آئے بلکہ بیداری کی حالت میں آئے خود چل کر آئے اور مجھے درود عطا فرمایا اگر کسی نے اس درود کو اجازت سے پڑھا ہے تو اس کا اُجر و ثواب قرآن مجید کے پڑھنے سے چھ ہزار گنا زیادہ ہے۔ چھ ہزار، چھ مرتبہ بھی نہیں! چھ ہزار گنا زیادہ ہے! اور اگر بغیر اجازت کے کسی نے پڑھ لیا تو قرآن مجید سے بہتر ثواب ہے اس کا! پورا قرآن مجید پڑھتے رہیں چھ ہزار مرتبہ پڑھیں قرآن مجید کو اور درود فاتح جو ہے ایک مرتبہ پڑھ لیں وہ قرآن مجید کی چھ ہزار مرتبہ تلاوت سے بہتر ہے! کیا دعوت ہے؟! قرآن مجید سے قریب کرنے کی دعوت ہے یا دور کرنے کی دعوت ہے؟! لوگوں کو اپنا غلام بنانے کی دعوت نہیں ہے؟! یہ تو باتیں عجیب ہیں اس سے بڑھ کر عجب بات یہ ہے کہ لوگ ان کی بات کو مان لیتے ہیں! واللہ حیران کن بات ہے!

لوگ ماننے کے لیے کیا نہیں مانتے! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ سو سال کے بعد انڈیا میں ایک شخص کہتا ہے کہ میں صحابی ہوں؛ رتن ہندی معروف ہے حدیث کی کتابوں میں رتن صاحب نے کہا کہ میں صحابی ہوں بعض لوگوں نے ان کی بات مان کر ان کو صحابی بنا دیا اس کے بھی متبعین تھے مقلدین تھے! اشرف المخلوقات کا حال دیکھیں آپ! واللہ اگر یہ عقل گدھے کو دی جاتی نا وہ بھی نہ مانتا شاید! اشرف المخلوقات کو یہ باتیں ماننے کی ہیں؟! لیکن جب جہالت عام ہو جاتی ہے جہل مرکب عام ہوتا ہے تو پھر یہی کچھ ہوتا ہے!

حدیث کے آخری الفاظ ہیں تیسری سیڑھی پر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چڑھے ہیں جبریل علیہ الصلاۃ والسلام پھر بددُعا کرتے ہیں کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے جس نے اپنی زندگی میں اپنے والدین کو پایا یا دونوں میں سے ایک کو پایا لیکن ان کی وجہ سے جنت میں نہ جا سکا۔

والدین جنت کے دو دروازے ہیں جو ان دو دروازوں سے محروم ہے وہ بھی ہر خیر سے محروم ہے! جو اپنی زندگی میں دونوں والدین یا دونوں میں سے ایک کو پالے واللہ! بڑی خیر اور برکت ہے اللہ تعالیٰ کا اور احسان ہے ہمارے اوپر جن کے والدین ان کی زندگی میں زندہ ہیں وہ ان کی خدمت کرتے ہیں، جس نے اس موقعے کو بھی گنوا دیا والدین سے بدسلوکی کی ہے: "رَغِمَ أنفُ": ہلاک ہو جائے وہ شخص، اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "آمین": اے اللہ تعالیٰ! اس بددُعا کو بھی قبول فرما۔

جبریل علیہ الصلاۃ والسلام بددعا کریں اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین کہیں وہ شخص کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟! آج ہمارے والدین ہمارے گھروں میں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں ہیں عظمتیں ہیں برکتیں ہیں اگر ہم اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کر سکتے ان کو خوشی نہیں دے سکتے تو کم سے کم ان کو پریشان تو نہ کریں! حدیث کے الفاظوں میں ان کو دکھ دینے کی بات نہیں ہے کہ دونوں کو یا ایک کو آپ نے اپنی زندگی میں پایا ہے لیکن ان کے ساتھ حسن سلوکی کرتے کرتے جنت میں نہ جا سکے اور کیا یہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے؟! کیا پتہ ہے کہ کوئی دروازہ کبھی بھی بند ہو جائے! ہم دنیا میں اتنے غرق ہو چکے ہیں کہ آج ہمیں کسی خیر اور شر کی تمیز باقی نہیں رہی ہے ہم بات تو ان سے کرتے ہیں کبھی سوچا ہے کیسے کرتے ہیں؟! واللہ! ہم کسی بڑے اجنبی سے بات کرتے وقت احتیاط سے کام لیتے ہیں لیکن اپنے والدین سے بات کرتے وقت ہم کیسے بات کرتے ہیں کبھی سوچا ہے؟! ہمیں اُف سے بھی منع کیا گیا ہے اور اُف صرف زبان سے نہیں کیا جاتا اُف آپ

کے چہرے کی رنگت سے بھی ہوتا ہے آپ کے ہاتھ کے اشارے سے بھی ہوتا ہے آپ کے سر کے گھمانے سے بھی ہوتا ہے اُف آپ کی آنکھوں سے بھی ہوتا ہے؛ اس عظیم مہینے میں اس برکت والے مہینے میں رمضان کی وجہ سے جنت میں نہ جاسکیں اور والدین کی وجہ سے جنت میں نہ جا سکیں تو پھر ہم لوگ ہیں کیا؟! کیسے لوگ ہیں ہم کیا سینے میں دل ہے بھی کہ نہیں ہے؟! کیسے انسان ہیں ہم مسلمان تو بعد کی بات ہے انسان ہیں کہ نہیں ہم؟! اللہ کے لیے اُس عظیم ربّ کے لیے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے جس نے ہماری زندگی میں ہمیں موقع دیا ہے پھر سے اس رمضان کا اپنے والدین کی خدمت کا اس جنت کو اپنے ہاتھ سے نہ جانیں گے، واللہ! جو جنت سے محروم ہے وہ ہر خیر سے محروم ہے! جو اپنی دنیا کی جنت سے محروم ہے وہ اس آخرت کی جنت سے بھی محروم ہے اور گھر کی جنت جو ہے اس دنیا کی جنت جو ہے وہ رمضان میں ہے اور آپ کے والدین میں ہے۔ اور ہم میں سے جتنے لوگ سن رہے ہیں یا موجود ہیں آج کے وقت تک آج کی تاریخ میں جن کے پاس یہ دو چیزیں ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہت بڑا انسان ہے واللہ! بڑا عظیم انسان ہے وہ اور جنت کے سب سے زیادہ قریب انسان ہے اگر وہ چاہتا ہے تو، پہلے کوتاہی کی ہے ہم مانتے ہیں کہ ہم گنہگار ہیں، میں نے جیسے پہلے عرض کیا کہ آنے والا وقت گزرے ہوئے سے زیادہ بہتر ہے آخری عشرہ باقی ہے رمضان میں لیلۃ القدر ابھی باقی ہے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک بھی ابھی باقی ہے۔

میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ہم سب کو علم نافع عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کو سمجھنے کی اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالی ہمیں محض اپنے فضل وکرم سے جنت میں داخل کر دے، ہم نالائق ہیں ہم مانتے ہیں ہم اس قابل نہیں ہیں کہ ہم جنت میں داخل ہوں اے اللہ تعالی! محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں جنت میں داخل کر دے، اے اللہ تعالی! ہمارے گناہوں کو معاف فرما ہماری لرزشوں کو درست فرما، جو بھی ہمارے مریض ہیں اللہ تعالیٰ ان کو شفاء یابی عطا فرما، جو وفات پا چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرما ان کی مغفرت فرما (آمین یاربّ العالمین)؛ واللہ أعلم۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 211. رمضان جنت کا مہینہ ہے سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio